سوال

کے مشابہ پڑھنا (13)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین وقاریان قرآن مجید دو واقفان علم تجوید اس مسئلہ میں کہ اصل صوت ضاد معجمہ کے مشابہ دال مغمہ کے ہے یا مشابہ ظائے معجمہ کے اور اگر کوئی شخص ضاد کی جگہ دال مہملہ پڑھے تو نماز اس کی فاسد ہوگی یا نہیں اور ایسے ہی اگر کوئی شخص بجائے ضاد ظا پڑھے با یں جہت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السوال

تہ!

ند!

ت ضاد معجمہ کی ہرگز مشابہ دال مفخمہ کے نہیں اور پڑھنا اس کا مشابہ دال کے بالکل غلط ہے بلکہ وہ مشابہ ظائے معجمہ کے ہے پس یہاں دو امر ہیں اول مشابہ نہ ہونا ضاد معجمہ کا دال مہملہ کے دوم یہ کہ وہ مشابہ ظائے معجمہ کے ہے پہلے امر کا بیان یہ ہے کہ دال مہملہ اور ضاد کے مخرج میں بھی مباۓنت ہے اور ا

امہ زمخشری ... من اصل حافۃ اللسان وما یلیہا من الأضراس "[1]

ر قاضی ناصر الدین بیضاوی انوار التنزیل میں ترقیم کرتے ہیں۔

رجہا من أصل حافۃ اللسان وما یلیہا من الأضراس "

ایسے ہی رضی اور جہد المقل اور اتقان اور شرح جزری اور شافیہ میں ہے باقی رہی مغائرت صفات میں سو بیان اس کا یہ ہے کہ اکثر صفات ضاد کی مبائن ومضاد ہیں صفات دال کے اور وہ صفات سات ہیں۔

1 2۔شدت

3 4۔انفتاح

5 6۔استفسال

7۔ آنی ہونا بھی صفت دال ہے۔

نا محمد مرعشی جہد المقل میں کہ کتاب نہایت عجیب وغریب ہے۔ علم تجوید میں فرماتے ہیں۔ الرخاوۃ وللجہر والاستعلار والاطباق والتفخیم والاستطالۃ والاصمات من صفات الضاد المعجمۃ والنفشی عند البعض ایضا انتہی اور ساکنہ بھی ضاد کی صفت ہے کما فی منہاج النشر وطیبۃ النشر والعدۃ وخلاصۃ النوادر وغیرھا اب غور کرو کہ

پنے مخرج سے متجاوز نہیں ہوسکتے جہد المقل کی شرح میں ہے اور انہوں نے اپنی زبان کے کناروں کو ڈاڑھوں کے ساتھ ملایا ہے۔ "

وہ دال ہوگی۔ اور دوسرے امر کا بیان یہ ہے کہ ضاد اور ظا مشترک ہیں اکثر صفات میں گو مبائن ہیں مخرج میں صفات ضاد کی ابھی معلوم ہوچکیں اور صفات ظا کی یہ ہیں جہر رخاوت استعلا اطباق تفخیم اصمات جہد المقل اور اس کی شرح میں ہے :

الجہر والرخاوۃ والاستعلاء والاطباق والتفخیم من صفات الظاء المعجمۃ انتہی "

بعض کے نزدیک ساکنہ بھی ظا کی صفت ہے۔ کما فی منہاج النشر وطیبۃ النشر وغیرھا۔ اب دیکھو کہ صفات ضاد اور ظا میں کس قدر اتفاق ہے کہ بجز استطالت کے اور کچھ فرق نہیں ومعھذا اشتراک مذکور کتب معتمدہ میں بخوبی مصرح ہے۔ اتقان فی علوم القرآن میں مسطور ہے :

الظاء اشترکا صفۃ جہر ادرخاوۃ واستعلا وانفردت الضاد بالاستطالۃ انتہی "

ر رسالہ مولانا عبد الرحیم صاحب میں مذکور ہے۔ صفت ضاد موافق ظا است انتہی اور اشتراک ضاد اور ظا اک دلیل ظاہر اور برہان باہر ہے مشابہت صوتی پر بلاشبہ چنانچہ علمائے محققین نے تصریح فرمائی ہے شیخ القراء استاذ المجودین علامہ ابو طالب مکی رعایہ میں ارشاد فرماتے ہیں :

الإطباق، ومن الحروف المستعلیۃ ومن الحروف المجہورۃ، ولولا اختلاف المخرجین وما فی الضاد من الاستطالۃ، لکان لفظہما واحدًا، ولم یختلفا فی السمع "

ر امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں :

ار عندنا أن اشتباہ الضاد بالظاء لا یبطل الصلاۃ ویدل علیہ أن المشابہۃ حاصلۃ فیہما جدا والتمیز عسیر "

ر مولانا مرعشی جہد المقل میں ترقیم فرماتے ہیں :

الضاد والظاء والذال المعجمات الکل متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع ولکن الأخیرین من مخرج واحد والضاد لیس من مخرجہما "

اور اس کے بعد لکھتے ہیں۔

فإذا نطقت بالضاد المعجمۃ من مخرجہا وصفاتہا فیشبہ صوتہا صوت الظاء المعجمۃ بالضرورۃ "

اور خلاصہ کلام یہ کہ تمام فقہائے اعلام ان حرفوں کی مثال میں کہ جن میں مشابہت زیادہ ہے اور فرق دشوار کالضاد مع الظاء لکھتے ہیں چنانچہ درمختار اور فتاوی جزریہ اور رسائل الارکان اور خلاصۃ الفتاوے اور رد المختار حاشیہ درمختار اور کتابوں میں مرقوم ہے پس اگر ضاد اور دال میں مشابہت ہوتی تو بجائے کالضاد مع ا

اور بجائے ضاد کوئی شخص ظائے معجمہ پڑھے بسبب تعسر فرق اور زیادتی مشابہت کے تو نماز اس کی فاسد نہ ہوگی اس واسطے کہ ادا کرنا اس کا بہت دشوار ہے فتاویٰ قاضی خان میں موجود ہے۔

ن الفصل بین الحرفین من فیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرأ الطالعات وکان الصالحات تفسد صلونہ"

ِ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے :

اان لایمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السی....."

ِ برہان میں مرقوم ہے :

کان بلا مشقۃ کالظاء مع الضاد فقرأ الطالحات مکان الصالحات تفسد, وإن کا نبمشقۃ الضاد مع الظاء, والسین مع الصاد والطاء مع التاء قیل : تفسد وأکثرہم : لا..."

ِ مولانا شیخ جمال ابن عبداللہ مفتی مکہ معظمہ نے اپنے فتوے مہری میں لکھا ہے :

ضاد ظاء وہی لغۃ اکثر العرب و محمد بن سلمۃ قال لا تفسد لانہ قل من یفرق بینہما فی اللفظ و نقل ہم ان بعض العرب یبدل الضاد بالظاء مطلقا انتہی"[2]

ں1283)

غنیٖ اللہ۔ سیدلو محمد نذیر حسین خان 1281)

ب اصاب واجاد فی الجواب واللہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب حررہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی السید امیر حسین السہوانی النقوی عاملہ اللہ بلطفہ الازلی ۔ (سید امیر حسن)

نہ ۔ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی) (محمد نور اللہ عفی عنہ)

فی الواقع صوت ضاد معجمہ کی مشابہ صوت ظا کے ہے ذال کے نہیں کیونکہ دال اور ضاد میں بتائین کلی ہے باعتبار مخرج اور اکثر صفات کے بخلاف ظاء کے کہ اس میں اور ضاد معجمہ میں اتفاق سے اکثر صفات میں فقط فرق استطالت کا ہے اور وہ موجب مشابہت کا دال سے نہیں کما لا یخفی پس اگر کوئی بجائے ضاد ظا

ہیکن کالظاء مکان الضاد والصاد مکان السین وایطاء مع التاء فقد اختلفوا فاکثرہم علی عدم الفساد لعموم البلوی انتہی"

لباری نقوی سہسوانی)

ں الحقیقت ضاد معجمہ مشتبہ الصوت دال مہملہ سے نہیں ظائے معجمہ سے ہے اور ایسے ہی فتاوی جامع الروایات میں ہے ۔ واللہ اعلم سبحانہ اعلم ۔

ب علی خانپوری)

نت میں مشتبہ الصوت ظا سے ہے دال سے نہیں مفتی عنایت صاحب نے بھی محاسن الافضل میں یہی تحقیق فرمایا ہے ۔ سید سبط احمد نقوی سہسوانی ۔ الجواب ۔ حق المجیب محقق ۔ (محمد عبداللہ)

---

[1]۔ ضاد کا مخرج زبان کے کنارہ اور بالائی ڈاڑھوں کی جڑ ہے ۔

[2]ہ عبارات) اگر ضاد کو دال کی آواز میں پڑھا جائے گا تو نماز باطل ہوجائے گی اور اس کی صحبت کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور اگر دو حرفوں میں آسانی سے امتیاز نہ کیا جا سکے جیسے ضاد اور ظاء سین اور صاد اور طاء تو ایک کے بجائے اگر دوسرا پڑھا جائے تو اکثر کے نزدیک نماز صحیح ہے ۔ اگر کوئی حرف مقدم موخر ہ

ب

فتاوی نذیریہ

د : 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ : صفحہ : 40

محدث فتویٰ